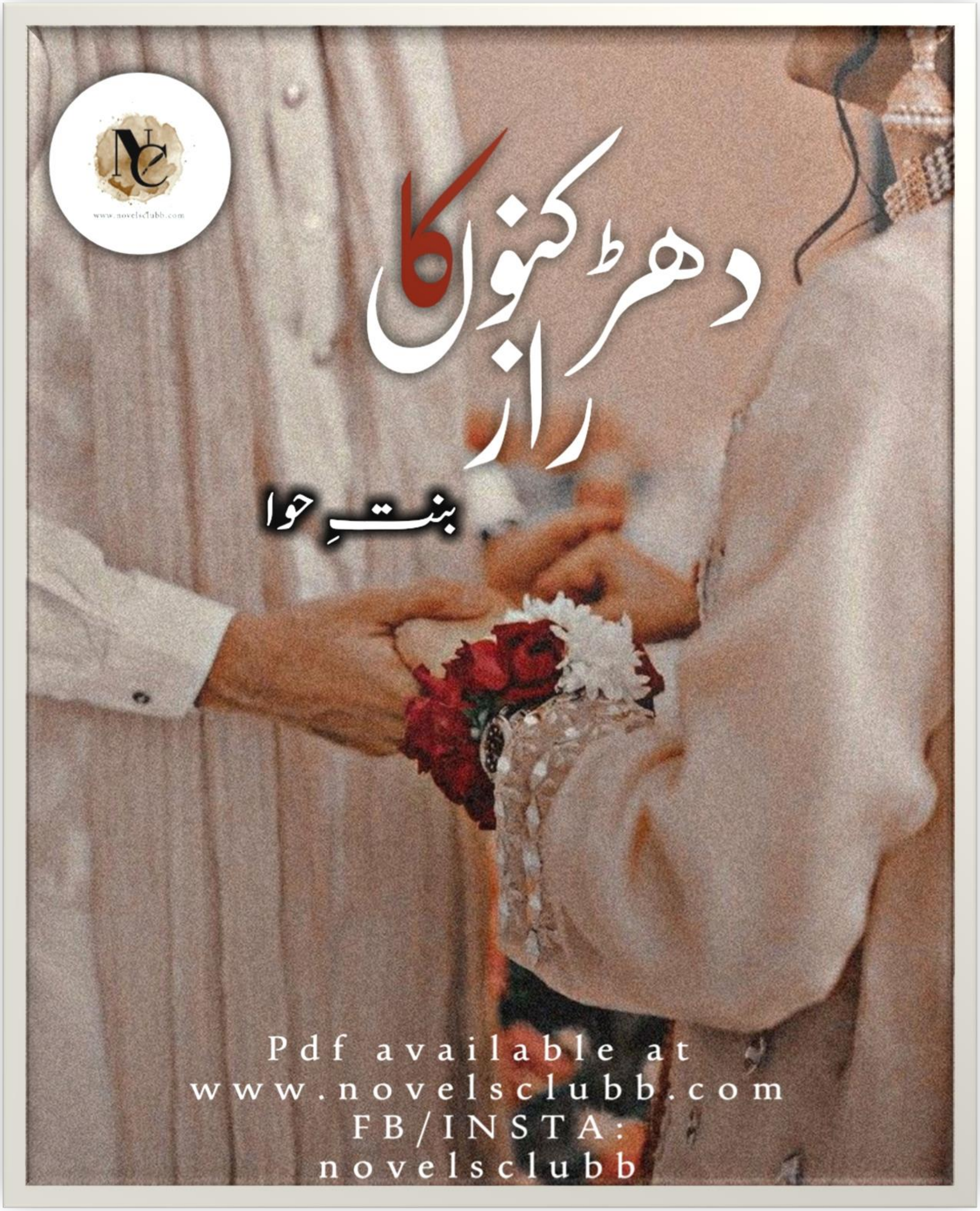
دھڑکنوں کا
راز
بنتِ حوا
www.novelsclubb.com
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

دھڑکنوں کا راز

از

بنتِ حوا

www.novelsclubb.com

کالی مرسڈیز ہوا میں دھول اڑاتی سڑک پر بھاگ رہی تھی، جیسے ایک جادوئی چمکتا ہوا تارہ جو دیکھنے والوں کے دلوں کو چھو لیتا ہے۔ شاندار کار تیز رفتار سے گزرتے ہوئے، سفید محل کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جبکہ سفید محل کی خوبصورتی، دیکھنے والوں کو تعجب میں ڈال رہی تھی۔ اتنی ہی دیر میں گاڑی سفید محل کے سامنے آرکی۔ ڈرائیور کے ہارن دینے پر چوکیدار نے محل کے سنہرے دروازے کو کھولا اور کالی مرسڈیز تیزی سے پورچ میں اتر آئی۔ گاڑی کے رکتے ہی پسنجر سیٹ کا دروازہ کھلا اور کالے عبائے میں خاکستری آنکھوں والی حسین لڑکی باہر آئی۔ حسین آنکھوں نے سر اٹھا کے سفید محل کو دیکھا جو نارنجی آسماں کے رنگ میں اپنی خوبصورتی کو مزید ابھار رہا تھا۔ محل میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف خوبصورت سا ایک گارڈن تھا جس میں ہر طرح کے پھول تھے

www.novelsclubb.com

پورچ کے سامنے ہی پتھروں کی ایک روش سے راستہ اندر کو جاتا تھا۔ محل کے اونچے ستون سے ہو کر اندر آئیں تو قطار سے کمروں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ محل کی خوبصورتی باہر کی طرح اندر سے بھی کمال کی تھی۔ لاؤنج کے دائیں جانب امریکن طرز کا کچن تھا۔ کچن کے ساتھ ہی

ایمن لاونج میں ولی چاچو اور انور تایا ابو کو چائے پیتے دیکھ کر انکی طرف آ گئی۔

السلام و علیکم تایا ابو، چاچو" ایمن نے انکے پاس آکر کہا۔"

و علیکم السلام میری بچی، کیا حال ہے؟ اور کدھر تھی میں کب سے آسیہ (ولی چاچو" کی بیگم) سے تمہارا پوچھ رہا تھا۔" ولی چاچو نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا۔

ایمن نے حسرت سے انور تایا کی طرف دیکھا جنہوں نے اس سے کبھی بھی پیار سے بات نہیں کی تھی کیونکہ انکو اور انکی بیگم (فوزیہ تائی) کو اسکے پردے سے مسلہ تھا۔ اسی وجہ سے اب بھی انہوں نے سلام کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔

میں ٹھیک ہوں چاچو، چند کتابیں لینے گئی تھی" ایمن نے مسکراتی آنکھوں سے" جواب دیا البتہ وہ اسکی مسکراہٹ نہ دیکھ سکے کیونکہ ایمن نے نقاب کرر کھا تھا جس کی وجہ لاونج میں موجود انور تایا کا اکلوتا بیٹا حاشر تھا۔

ٹھیک ہے، جاؤ جاکے فریش ہو جاؤ" ولی چاچو نے اسے جانے کا کہا تو وہ اپنے کمرے" کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

ایمن نے کمرے میں آتے ہی فوراً اپنا نقاب اتار دیا۔اس کی حسین خاکستری آنکھیں، باریک ہونٹ، قدرتی گلابی گال اور چھوٹی تیکھی ناک سا حسین چہرا، کبھی بھی کسی غیر محرم پر ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔اس کی خوبصورتی صرف اور صرف اپنے

محرم کے لئے مخصوص تھی۔الماری کھولتے ہی ایمن کو سامنے ایک تہ شدہ کاغذ نظر آیا جس میں خوبصورت لکھائی میں ایک شعر درج تھا جو ایمن کے دل کو مسحور کر رہا تھا۔

ہمیں پھنسا کے یہاں فاصلوں کے چکروں میں زمین ضرور کہیں آسمان سے ملتی ہے

ایمن کو کانوں میں خوشبودار دھڑکن محسوس ہو رہی تھی۔اس لمحے ایمن کو ایک خوابوں بھری بات یاد آئی،جو ابھی تک اسکو حیرت میں مبتلا کیے ہوئی تھی۔

وہ لان میں بیٹھی برسات کے موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی جبکہ ولی چاچو بھی پاس بیٹھے آفس کا کام کر رہے تھے۔ایمن نے سبز قمیض کے ساتھ سفید کیپری پہن رکھی تھی اور ساتھ سفید رنگ کا دوپٹہ سر پر اچھی طرح سے لیا ہوا تھا۔اس وقت ایمن نے نقاب اتارا ہوا تھا کیونکہ گھر میں حاشر موجود نہ تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں آسیہ چاچی چائے اور پکوڑے لائیں۔اب تینوں مل کر بہت ساری باتیں کرتے ہوئے چائے اور پکوڑوں سے لطف اٹھا رہے تھے۔اتنی ہی دیر میں ایمن کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی پیدا ہوئی۔جیسے کوئی نا جانے کیوں اسے تلاش کر رہا ہو،اور ایمن کی دھڑکن بھی تیزی سے دھک دھک کر رہی تھی۔

اچانک ہی ایمن نے اپنا کپ واپس رکھ دیا،جس پر ولی چاچو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا،جو اب بھی ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی۔

"کیا بات ہے ایمن،کیا دیکھ رہی ہو؟"

"چاچو مجھے ایسا لگ رہا کہ کوئی مجھے دیکھ رہا ہے"

ایسا کچھ نہیں ہے ایمن اور یہاں کوئی نہیں ہے"آسیہ چچی نے اسے مطمئن کرنا" چاہا۔

اگر یہاں کوئی نہیں تو پھر میری دل دھڑکن اتنی تیز کیوں ہو رہی ہے اور مجھے" "کیوں لگ رہا ہے جیسے کوئی مجھے دیکھ رہا ہے؟

کیونکہ تمہاری دل کی دھڑکنوں کا راز ہے جو تمھیں کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ سنو! کیا " کوئی پیغام ہے جو وہ تمھیں ان ہواؤں کے ذریعے دے رہی ہیں" ولی نے ایمن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ولی، آپ بھی کیسی باتیں لے کے بیٹھ گئے ہیں۔ چھوڑو تم انکی باتوں کو اور چائے پیو، کوئی بھی نہیں یہاں بس تمہارا اور ہم ہے" آسیہ بیگم نے پہلے ولی چاچو کو اور بعد میں ایمن کو جواب دیا۔

ارے، میری کسی بات کی کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔ کوئی نہیں، یقین کرو۔۔ ایک" دن آپ دونوں میری بات کو سچ مان لوگے!" ولی چاچو نے اپنے نہ نظر آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے مزاقیہ انداز میں کہا۔

جبکہ ولی کی ایکٹنگ دیکھتے ہوئے وہ دونوں ہی ہنس پڑیں۔

آج بھی ایمن کو اس کو پڑھ کے ویسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے وہ کاغذ الماری میں موجود ایک باکس میں رکھ دیا، جس میں اس جیسے بہت سے تھے۔

اور فریش ہونے کے لئے چلی گئی۔

ایمن آپی مجھے کچھ پوچھنا تھا؟"تحریم نے اپنے سامنے بیٹھی ایمن سے پوچھا۔"

ہاں کہو تحریم کیا پوچھنا ہے"ایمن نے ملازمہ (نوری) کی چودہ سالہ بیٹی کو دیکھا جو اسکو کمرے میں اکیلا بیٹھا دیکھ کے آگئی تھی۔

آپی شرعی پردہ کیا ہے؟"تحریم نے ایمن کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے " کہا۔

شرعی پردہ عموماً مسلمان عورتوں کے لئے مردوں کے سامنے اپنے جسم اور" بالوں کو چھپانے کے متعلق ہے۔اس کا مقصد حیا واحتشام کو فروغ کرنا، اپنی عزت اور حیا کی حفاظت کرنا اور خود کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ "

پردہ کیوں ضروری ہے؟"تحریم نے مزید سوال کیا۔ "

کیونکہ اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو ارشاد" فرمایا:"اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ (گھروں سے باہر نکلتے ہوئے) اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔"(سورۃ الاحزاب آیت 59)

کیا میں بھی پردہ کر سکتی ہوں؟"ایک اور سوال تیار تھا۔"

بلکل، تم بھی پردہ کر سکتی ہو"ایمن نے کتاب بند کرتے ہوئے کہا۔"

لیکن آپی میری دوست کہتی ہے کہ اگر میں پردہ کروں گی تو سب مجھے باتیں" کریں گے اور میں پیاری بھی نہیں رہو گی" تحریم نے اپنا ایک اور خدشہ بیان کیا۔

سب سے پہلے تو اگر آپ کو کوئی کہے کہ آپ پردہ کیوں کرتی ہو تو آپ نے جواب" دینا ہے کہ پردہ کرنے کا حکم اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے ہے۔"ایمن کی -آواز میں مسکراہٹ نمایاں تھی کیونکہ وہ اپنے دین کے احکامات کو عام کر رہی تھی

اور رہی بات پیاری لگنے کی تو تحریم کیا آپکو دنیا کو پیارا لگنا ہے کہ اللہ کو؟"ایمن نے پر سکون آنکھوں سے سوال کیا۔

اللہ کو پیارا لگنا ہے"تحریم نے ڈھیلے کندھوں سے جواب دیا۔"

ٹھیک ہے پھر۔۔اگر اللہ کو پیارا لگنا ہے تو لوگ کیا کہتے ہیں اس سے آپ کو فرق " نہیں پڑتا۔ویسے بھی اچھی لڑکیاں آخرت کو سنوارنے کے لیے اپنے قدم پھونک پھونک کے رکھتی ہیں اور ان کی اولین ترجیح خدا سے محبت ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتی

ہیں خدا اپنے پیاروں سے محبت کرتا ہے اور جو محبت کرتا ہو وہ کبھی آپکو بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا" ایمن کی آواز میں یقین کی لہر سنی جا سکتی تھی۔

بالکل آپ کی بات درست ہے مجھے اللہ ہی کو خوش کرنا ہے اور اگر کوئی مجھ سے " سوال کرے گا تو میں اسکو قرآن اور حدیث کا حوالہ دوں گی۔بہت شکریہ آپی" تحریم نے ایمن کا گال چومتے ہوئے کہا اور باہر کی طرف بھاگ گئی۔

ایمن نے ہنستے ہوئے سر آسمان کی طرف اٹھایا جہاں سورج اہلِ زمین پر روشنی بکھیرنے کے لئے تیار تھا۔

ایمن بھی آسیہ کے کمرے کی طرف چل دی کیونکہ رات کو بھی جلدی سونے کی وجہ سے وہ ولی چاچو سے مل نہیں سکی تھی اور آج بھی صبح سے تحریم اس کے ساتھ تھی۔

ولی صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی۔ایمن ہی ان کی کل کائنات تھی،ایمن کے والدین کی وفات کے بعد ایمن کو ولی صاحب اور آسیہ بیگم نے ہی ماں باپ بن کے پالا تھا۔

ایمن کا کمرہ سیکنڈ فلور پر تھا اور باقی سب کے کمرے نیچے تھے۔

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ تائی امی نے اسے آواز دی جبکہ ایمن نے حیرانگی سے انکو دیکھا کیونکہ وہ اسکو کم ہی مخاطب کرتی تھیں۔

السلام علیکم "ایمن نے نظریں جھکاتے ہوئے سب کو سلام کیا۔ "

وعلیکم السلام میری پیاری بیٹی "تائی امی نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا جبکہ ایمن " حیرانگی سے انکا پیار دیکھ رہی تھی جو انکو اتنے سالوں بعد یاد آیا تھا۔

ولی پھر کیا خیال ہے منگنی کرنی ہے یا نکاح "تایا ابو نے ولی چاچو کی طرف دیکھتے " ہوئے کہا۔"بھائی صاحب میرا اب بھی وہ ہی جواب ہے کہ یہ شادی نہیں ہو سکتی" ولی چاچو نے سخت لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں ہو سکتی" تائی امی غصے سے اونچا بولنے لگی۔ "

ایمن حیرت سے سب کو دیکھ رہی تھی کہ کل تک تو کوئی شادی کی بات نہ تھی۔

"کیونکہ نکاح پہ نکاح نہیں ہوتا، اس لئے یہ شادی نہیں ہو سکتی" ولی چاچو نے بلند آواز سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب اس لڑکی کا نکاح ہوا ہے لیکن کس سے اور میں کہتی تھی نا کہ یہ ایک بد چلن لڑکی ہے، ضرور کسی کے ساتھ اسکا چکر ہے" ایمن سے تائی کی لفظوں کو سننا مشکل ہو رہا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے اور میری بیٹی کا نکاح میری موجودگی میں ہوا تھا۔" ولی چاچو نے چیختے ہوئے کہا۔

یہ سب سنتے ہوئے ایمن کو ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا اس سے زیادہ سننا اسکے بس میں نہ تھا اور وہ بیہوش ہو گی۔ایمن کے بیہوش وجود کو ولی نے بازوں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف دوڑا۔

"ولی کیا ہوا ہے ایمن کو۔۔ولی آپ کچھ بولتے کیوں نہیں پلیز کچھ بولیں نہیں تو میرا دل بند ہو جانا ہے" آسیہ بیگم نے ولی کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"ایمن کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔آسیہ میں اپنی بیٹی کا خیال نہ رکھ سکا، میں بھائی کو روز محشر کیا منہ دکھاؤں گا" ولی چاچو نے نم آنکھوں سے جواب دیا۔

"کچھ نہیں ہوتا میری بیٹی کو۔وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی آپ دعا کریں ایمن کے لئے"

آسیہ بیگم نے ولی صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ گاڑی کو تیزی سے چلا رہا تھا۔جب سے اسکو معلوم ہوا تھا کہ اس کی خانم ٹھیک نہیں ہے،ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے دل بند ہو رہا ہے۔ایک دفعہ پھر اس نے گاڑی کی سپیڈ تیز کی۔ ہسپتال کے باہر گاڑی روکتے ہی وہ تیزی سے اندر کی جانب بھاگا۔

کوریڈور میں ہی اس کو ولی صاحب نظر آگئے۔

ایمن کو کیا ہوا،وہ کیسی ہے،کدھر ہے؟"اس نے آتے ہی سوال کیا۔"

آسیہ بیگم نے حیرت سے اس چھبیس سالہ خوبرو جوان کو دیکھا جو بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا۔اس کو دیکھ کے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی دفتر سے آیا ہو۔کالی آنکھیں جن پہ گھنی مڑی ہوئیں پلکیں جو عموماً لڑکیوں کی ہوتی ہیں، کالے بال جو اس وقت ماتھے پر بکھرے ہوئے تھا اور صاف تراشی ہی داڑھی اور دائیں آبرو پر چھوٹا سا تل،اس کی خوبصورتی مزید ابھار رہا تھا۔اس کی دیوانگی سی باتیں،اسٹائل اور انوکھا انداز،سب کچھ خود میں کارِ شما تھا۔آسیہ بیگم کو وہ کوئی دیوانہ سا معلوم ہو رہا تھا۔

میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں ولی صاحب کہ میری خانم کدھر ہے؟"اس "

جوان نے ایک دفعہ پھر چلا کے پوچھا۔

ولی چاچو نے ہاتھ اٹھا کے بائیں طرف موجود کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ولی کے

اشارہ کرتے ہی وہ اس کمرے کی طرف بھاگا۔

ولی یہ کون تھا اور آپ نے اسے ایمن کے کمرے میں کیوں جانے دیا۔۔آپکو "

معلوم ہے وہ پردہ کرتی ہے"آسیہ بیگم نے اپنے ساتھ بیٹھے ہمسفر کو دیکھا جن کی

نظریں بھی ان کی طرح ایمن کے کمرے کی طرف تھیں اور آسیہ بیگم کے سوال

کرنے پر انہوں نے نظریں موڑ کر آسیہ کی طرف دیکھا۔

یہ جو لڑکا ابھی اندر گیا ہے اس کا نام اذلان ہے،ایمن کا منکوح"ولی نے آہستہ سے "

جواب دیا۔

اور یہ نکاح کب ہوا اور مجھے یا ایمن کو کیوں پتا نہیں اس نکاح کے بارے میں۔۔"

آپ مجھے ساری بات بتائیں"آسیہ بیگم نے پریشانی سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

آج سے سات سال پہلے جب ایمن صرف چودہ سال کی تھی تو جاوید بھائی (ایمن " کے والد) نے ایمن کا رشتہ حاشر کے ساتھ طے کر دیا۔ بڑے بھائی نے کہا کہ پہلے ایمن اور حاشر کا نکاح کر دینا چاہیے اور رخصتی پانچ سال بعد طے پائی۔ سب کو ہی یہ بات پسند آئی۔ لیکن عین نکاح والے دن جاوید بھائی کو معلوم ہوا کہ حاشر ایک قاتل ہے جس نے ناجانے کتنی لڑکیوں کی عصمت کو داغدار کیا اور انکو موت کے گھاٹ اتار تھا۔ جاوید بھائی نے اس رشتے سے انکار کر دیا۔ اس انکار کی بنا پر حاشر نے ایک سازش رچائی، جس کا نتیجہ انہیں موت کے گھاٹ لے گیا

ہم سب کو یہی معلوم تھا کسی ٹرک نے بھائی کی گاڑی کو ٹکر ماری ہے لیکن کچھ دن پہلے ہی مجھے علم ہوا ہے کہ اس سب کے پیچھے کوئی غیر نہیں بلکہ ہمارا اپنا خون ہے "۔

ان سب میں ایمن کا نکاح کب ہوا؟" آسیہ بیگم نے ولی چاچو کے خاموش ہوتے " ہی کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حاشر سے نکاح نہ ہونے کے بعد جاوید بھائی نے اپنے دوست کے بیٹے سے ایمن کا" نکاح کر دیا تھا۔اس نکاح میں صرف میں، بھائی، بھابھی اور ازلان کے والد شامل تھے۔اس لئے اس نکاح کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں اور ویسے بھی بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ جب تک ایمن کی شادی کی بات نہ ہو اور جب تک ازلان رخصتی کا نہ کہے تب تک کسی کو بھی اس نکاح کا علم نہ ہو" ولی نے اپنی شریک حیات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ ازلان ایمن کو خوش رکھے گا؟" آسیہ بیگم نے روایتی ماؤں" کی طرح اپنی بیٹی کی فکر میں سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

بلکل، مجھے اپنے رب پر یقین ہے اگر اس رب نے ایمن کے لیے حاشر کی جگہ " ازلان کا انتخاب کیا ہے تو یقیناوہ بہتر ہی ہو گا" ولی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ولی صاحب کے اشارہ کرتے ہی وہ اس کمرے کی جانب بڑھا۔ایک ایک قدم مشکل ہو رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ صدیوں کا فاصلہ تھا۔دل سینے سے باہر آنے کو مچل رہا تھا اور ساتھ میں اس کی دھڑکن ایک الگ ہی دھن پر تھی۔

ازلان نے کمرے کے اندر قدم رکھا تو سامنے ہی بیڈ پر وہ لیٹی تھی البتہ اسکی خاکستری آنکھیں اس وقت بند تھیں۔ازلان چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور سٹول پر بیٹھ گیا اور آہستہ سے اس نقاب کو ہٹایا۔اس نے آخری دفعہ نکاح والے دن دیکھا تھا اور اسے وہ آج بھی اتنی ہی حسین لگی تھی۔ابھی وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھا ایمن کی لرزتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا اور اس سے دور ہو کے بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ایمن نے آنکھیں کھولی تو ہسپتال کی چھت نظر آئی۔اس نے گردن دائیں طرف موڑی تو ایک حسین لڑکا مسکرتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ایمن نے فورا نقاب کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کون ہیں آپ اور کس نے دی آپکو اجازت میرے روم میں آنے کی اور کیا آپ کو معلوم نہیں کے کسی غیر محرم کے کمرے میں نہیں آتے "ایمن نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"پہلی بات کہ میں آپ کا ہمسفر، آپکا ازلان احمد ہوں۔ دوسری بات آپکے چاچو نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی تھی۔ تیسری بات میں آپکا محرم ہوں اور آپکو مجھ سے پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"ازلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اسکا نقاب بھی اتار دیا۔

"اس کا مطلب مجھے خط بھیجنے والے آپ ہیں؟"ایمن نے تعجب سے پوچھا۔

"جی بلکل خانم، وہ آپ کو اپنا آپ یاد کروانے کا ایک طریقہ تھا اور وہ سارے خط آپکے چاچو آپ کے کمرے میں رکھتے تھے، جو میرا ملازم انکو دے جاتا تھا۔"ازلان نے اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

ولی چاچو اندر داخل ہوئے تو ایمن اور ازلان کو باتیں کرتے پایا۔ولی چلتے ہوئے ایمن کے پاس آئے۔

مجھے معاف کردو ایمن میں تمہارا خیال نہ رکھ سکا، صرف میری وجہ سے تمھیں" آج اتنی تکلیف سہنی پڑی۔میں مجبور تھا جاوید بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں یہ بات اس وقت تک تم کو نہ بتاؤں جب تک تم شادی کے قابل نہ ہو جاؤ یا جب تک ازلان رخصتی کا نہ کہے۔"ولی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

ایسا نہ کریں چاچو، آپ نے تو ہمیشہ میرا ساتھ دیا اور آپ میرے لئے میرے بابا" جیسے ہیں اس لئے اگر آپ نے میرے لئے کوئی فیصلہ کیا ہے تو مجھے قبول ہے لیکن خدا کے لئے ایسا نہ کریں۔"ایمن نے ولی صاحب کے ہاتھ کھولتے ہوئے کہا۔

ولی چاچو نے اسے گلے لگایا تو ازلان بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

ولی صاحب ہمارا مجرم پکڑا گیا ہے۔میں چاہتا ہوں آپ خانم کو ساری بات سے "
آشنا کر دیں اور رخصتی کی بھی تیاری کریں کیونکہ بابا ایمن کا انتظار کر رہے ہیں" یہ
کہتے ہی وہ باہر کی طرف چل دیا۔

چاچو کونسا مجرم اور کیا بات ہے جو مجھے معلوم نہیں" ایمن نے ولی چاچو کے بازو کو"
ہلاتے ہوئے پوچھا۔

ایمن جاوید بھائی اور بھابھی کا اکسیڈنٹ ایک سوچی سمجھی چال تھی۔ تمھیں یاد"
ہوگا جب تمہارا رشتہ حاشر سے ختم ہوا تھا،اس بات کا بدلہ لینے کے لئے حاشر نے
بھائی کی گاڑی کی ٹکر ایک ٹرک سے کروادی جس کی وجہ سے گاڑی کھائی میں جا
گری۔ازلان کو شک تھا کہ یہ ایک چال ہے اس لئے تھوڑی سی چھان بین سے
معلوم ہو گیا کہ اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔

تمہارا نکاح ازلان سے بھائی کی موجودگی میں ہوا تھا۔ازلان ایک بہت اچھا لڑکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کے ساتھ خوش رہو گی۔ازلان کی فیملی میں بس اس کے والد ہی حیات ہے کیونکہ اسکی ماں کی موت ازلان کی پیدائش پر ہو گئی تھی۔

تمہاری دھڑکنوں کا راز ازلان کی ہر پل دعائیں ہیں جس میں اس نے تمھیں مانگا ہے ۔اسکی محبت کا گواہ میں خود ہوں کیونکہ میں نے اسے تمہاری ہر پل حفاظت کرتے دیکھا ہے۔تم کبھی بھی گھر سے اکیلی نہیں نکلی بلکہ ازلان ہر پل تمہارے ساتھ تھا۔ اس لئے ہمیشہ اسکی قدر کرنا اور یقین رکھو کہ وہ تمہارے پردے کی بھی حفاظت کریں گا" ولی چاچو نے ایمن کو ساری حقیقت سے آگاہ کیا

چاچو میں آپ کو کبھی بھی مایوس نہیں کروں گی۔" ولی چاچو نے آسیہ بیگم اور" ایمن کو گلے لگا لیا۔

دروازے میں کھڑا ازلان ان سب کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یوں وقت گزرتا گیا، لیکن ایمن اور ازلان کی محبت کا سفر جاری رہا۔ان کی محبت کی داستان،ان کی دل کی دھڑکنوں کی لہروں میں،ایک خوبصورت اور دلچسپ کہانی بنتی گئی۔

ختم شدہ

www.novelsclubb.com